منشورِ محمدیؐ

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم - باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ - توریت بلا توریہ انجیل بتجیل - گویان صفت سیرت مبرد محمدؐ

منشور محمدیؐ کا فرمان	جاری رہیگا تا بختم دوران	شایع رہیگا بازار تزئین		آمین آمین الٰہی آمین

نمبر ۷ مطبوعہ ۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۲ ہجری بنگلور جلد ۱۴

مثنوی

چکیدۂ قلم صداقت جناب منشی سید عبد الحی صاحب سبزواری دام مجدکم

ہی پاک ہر ایک عیب سے تو
سبحانک لاشریک یا ہو

تجھ کو نہین زن ہی اور نہ فرزند
مانند نہین تجھے خداوند

عابد ہین تمام تو ہی معبود
ساجد ہین تمام تو ہی مسجود

تسبیح مین تیری ہی ہر اک شی
ہر دل مین تری جگہ نہان ہے

احسان ترا ہی کیا فراوان
منت کو ترے نہین ہے پایان

اللہ رحمان رحیم ہے تو
حادث سب اور قدیم ہے تو

جب مہر کی تیری اک نظر ہو
نار نمرود سرد تر ہو

قہاری پہ اپنے جب تو آوے
پانی سے آگ مین لجاوے

تیری رحمت جو جوش پر آئے
ابر رحمت خروش پر آئے

جب فضل ہوا جہانپہ تیرا
محبوب کو اپنے تو نے بھیجا

وہ کون ہے باعث دو عالم
سردار جہان شفیع اکرم

سرچشمۂ رحمت الٰہی
خورشید چرخ رہنمائی

محبوب خدا خدا کی رحمت
زینت دہ مسند نبوت

مقبول جناب رب داور
بے سایہ تھا جسکا جسم اطہر

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم - باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ - توریت بلا توریہ انجیل بتجیل - گویان صفت سیرت مبرد محمدؐ

سرداری صفیا محمدؐ

سر دفتر انبیا محمدؐ
اللہ کا ہو سلام اوس پر

بعد اس کے ای ناظرین منشور
سنئے کہ یہ دین کا ہے پرچا

منشور محمدیؐ یہی ہے
توقیع سرمدی یہی ہے

بیدینونکو اس سے ہے ہدایت
دیندارونکو ہی فروغ ملت

اسپر گذرا ہے تیرہوان سال
ہی چودھوان سال اسکو فی الحال

رکھتا ہے یہ رخ نگارین
شرمندہ ہے جس سے ماہ پروین

صورت پر اس کے یہ جوانی
دیتی ہے لطف زندگانی

ہر ایک ورق ہی کاغذ زر
کیا کاغذ زر کہ ماہ انور

ہر سطر مین اس کے نور دین ہے
جو نقطہ ہے نکتۂ یقین ہے

حرفون مین بھری ہے کیا سیاہی
ہے چشم پری کی روشنائی

ایسا اخبار صدق آثار
ہے تم سے شیوع کا طلبگار

چمکاتا ہی یہ جمال اپنا
ہر شہر مے مین کمال اپنا

ہے پانچ روپیہ قیمت سال
کیا چیز ہے اسکے روبرو مال

امید ہے صاحبان ہمت
قیمت دیوین گے حسب طاقت

ہی دل سے دعاے سبزداری
حق اسکو رکھے ہمیشہ جارے

قطعہ تاریخ

از جناب مولوی نور محمد صاحب مہتمم مدرسۂ حقانی لدہیانہ

یہ اخبار ہی بس عجیب و غریب — ہوی منہزم جس سے اہل صلیب
یہ ہی اسکی تاریخ لاریب فیہ — کہ نصر من اللہ و فتح قریب

اشتہار قابل توجہ حامیان و دینداران اسلام

کہان ہین حامیان اسلام - کہان ہین مدعیان حب سید الانام - کہان ہین رئیسان نامی و گرامی - کہان ہین صاحبان مسند علو مقامی - کہان ہین فقیران سخاوت کوش - کہان ہین امیران حمیت جوش ذرا متوجہ ہو دین کتب تفاسیر و سیر و تواریخ اسلامی کا دور - اسلام و اہل اسلام کی قدیمی حالت پر غور فرمائین کہ وہ کون لوگ تہے جو اپنا کل اثاث البیت رضاے خدا و رسول مین دیکر سرو دست تہیدست و فاقہ نوش رہ جاتے تہے وہ کون تہے جو محو رضاے الہی ہوزن و فرزند و املاک و مال کو چہوڑ دینے سے مونہ موڑ ہر قسم کی تکالیف گوارا کرکے رسول کے ہمراہ ہو اپنی برادران دینی کی امداد آشکارا کرتے جب کوئی سخت مہم دین ہوتی کوئی ثلث کوئی ربع کوئی نصف کوئی سارا ہی مال فی سبیل اللہ حضور رسالت کی نذر دیتا سعادت ابدی و دولت سرمدی کو انعام الہی مین لیتا صحابہؓ و تابعینؒ وغیرہ کے علاوہ سلطان ابراہیم صاحب تخت و دیہیم کا ماجرا شہرۂ آفاق ہے کہ تخت شاہی کو لکدمار دنیا کو ناپائدار شمار کرکے کیسے راہ خدا مین مستقیم و استوار تہے حضرت فریدالدین عطار - تذکرۃ الاولیا مین لکہتے ہین کہ بعد ترک دنیا کے آپ نے یہ معمول کیا تہا کہ جنگل سے لکڑیان چن کر بازار مین فروخت کرتے اگر کسی قیمت سے جو کچہ ہوتی چار حصہ فرماتے تین حصہ راہ خدا مین دیتے ایک حصہ سے نان خرید کر بقدر قوت و قیام عبادت طعام بے لذت تناول فرماتے حضرت مظہر العجائب و الغرائب علی ابن ابی طالب رضؓ کا سہ روز و سہ شب متواتر معہ زہرا رضؓ و حسنین رضؓ صرف جرعۂ آب سے روزہ افطار کرنا اور تمام طعام کو انہا دینا کیا کچہ تہوڑی بات ہے - ایک دفعہ حضرت ابوبکر رضؓ اپنا کل مال و اسباب بغرض مصارف دینیہ حضرت صلعم کے پاس لائے اور حضرت عمر رضؓ اپنے کل مال سے نصف آنحضرتؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے دریافت کیا کہ اہل و عیال کے لئے کیا چہوڑا جواب دیا کہ خدا و رسول پہر حضرت عمر سے اسیطرح دریافت فرمایا جواب دیا کہ نصف مال آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تمہاری و رجون مین ایسا فرق ہے جیسا تم دونون کے کلام مین - چونکہ بہ نسبت صدیق کے حضرت عمر زیادہ مالدار تہے اس سبب ان کو خیال ہوا تہا کہ اس مرتبہ مین حضرت ابوبکر سے کار خیر مین سبقت لیجاؤنگا لیکن حضرت ابوبکر اپنی دریا دلی سے کل مال حضور رسالت مین نذر کر چکے تہے اگرچہ حضرت عمر سے نصف مال سے

کم ہی ہو مگر خیال کیجئے کہ آنحضرت نے اونکی درجات
کی حسب نیات کیسی واضح تشریح کردی واقعی کامل
مال دنیا بہت شاق ہوتا ہے - حاتم بن طے بت پرست
تہا اسی سخاوت وایثار نے اوسکی اس عیب
سخت کو چھپاکر کیسا نیک نام وعالی ہمت ومرد خدا
بنا دیا ہے۔ ؎

سخاوت مس عیب را کیمیاست
سخاوت ہمہ دردہا را دواست

آج ہمنے اخبار نور افشان لودہیانہ مطبوعہ ۳۰ مارچ
اپریل ۱۸۸۵ء دیکھا اس مین تعداد زر مرسولہ
خریداران اخبار مذکور مارچ دوسو روپیہ درج
پائی اور باقی اگلے نمبرون مین کسی مین پچاس
کسی مین ساٹھ کسی مین اس سے زیادہ وکم درج
تہا اور ابہی تک کل خریداردن کا زر قیمت درج
نہین ہوا کیونکہ نمبر ۲۰ یا ۲۱ مین خریدار دن
پر تقاضا کیا گیا ہے اور منشور محمدی مین افسوس
ہے کہ اسکا عشر عشیر بہی نہین دیکھا اور پہر اس
مین یہ نہین کہ یہ زر قیمت خریداران حال منشور
محمدی کا ہے بلکہ تین تین اور پانچ سال کا بقیہ
زر قیمت منشور درج ہوا ہے اور وہ بہی ہزار
تقاضا کیونکہ اشتہار وربا ب طلب قیمت منشور
جو منشور محمدی کے دو تین پرچون مین طبع ہوا
ہے اور ہم نے اوس کو خود پڑہا ہے اس سے
ایسا ہی معلوم ہوتا ہے - باعث اسکا یہی ہے
کہ اہل اسلام کو کچہ خیال وپاس اپنے مذہب اسلام کا
نہین ہے ہان یہ بات عیسائیون مین ہے کہ اپنی مذہب
کی اجرا مین باوجود اس کے کہ وہ باطل ہے لاکہون
کروڑون روپیہ خرچ کرتے ہین اور جا بجا واعظین
نصاریٰ معقول تنخواہ کے ذریعہ سے وعظ ومناظرہ
کرتے ہین یہان ہمارے بہائی اہل اسلام علما کو تنخواہ
دیکر تو کیا وعظ کراتے اگر خود علما کوئی سلسلہ ترقی
اسلام کا شروع کرتے ہین تو کوئی رجوع بہی نہین
ہوتا جو کوئی کتاب تصنیف کرکے حقانیت اسلام کو
دکہا دیتا ہے تو وہ شایع ہونے نہین پاتے - ہم جزماً
اور بحلف خدا کو واحد جانکر کہتے ہین کہ منشور محمدی
فقط مخالفین اسلام کی اعتراض دفع کرنے اور اسلام
کے شایع کرنے کے لئے جاری ہے اور ایڈیٹر منشور محمدی
کی کہ فی الواقع وہ فی زمانہا اسلام کی پشتیبان
ہین کوئی ذاتی غرض اس سے اجرا سے نہین ہے۔
اور اسی وجہ سے خاص اوس نے "منشور محمدی" اسلام
مین وہ وہ کارنمایان کئے ہین کہ شاید وباید قطع
نظر اپنے مخالفین کے مونہ بند کرنے کے منشور محمدی نے
صدہا مخالفین کو اپنا بنا لیا اور بناتا جاتا ہے پس
ایسے حامی اسلام کی بہی جسکا تجربہ خود مسلمان دیکہ
رہے ہین اور دیکہ چکے ہین مدد نہ کرین اور اسکی
ترقی واشاعت پر سرگرم نہ ہوین تو قیامت
ہی کل مسلمانون کو لازم ہے کہ اوسکو یعنے منشور محمدی
کو صرف پانچ روپیہ سالانہ دیکر خریدین اگر تنہا ہمت
نہین تو دو ایک شامل ہوجین اور قوت اسلامی
کو گہٹنے نہ دین ہمارے علماء کرام کو بہی یہ امر سب باتون سے

مقدم ہے کہ جماعت مومنین کو اسکی خریداری پر آمادہ
فرماوین اور اپنی معتقدون کو بہی تاکید شدید فرماہین
کہ ایک ایک پرچہ منشور ضرور خریدین۔ اور سوائے
خرید منشور محمدی کے اگر اپنی اپنی شہر کے علماء
لوگون سے حسب حیثیت زر چندہ بنام ترقی اسلام
جمع کرکے امانتاً پاس جناب مولوی محمد شریف صاحب
مہتمم منشور محمدی پہونچا دیا کرین تو پہر دیکہو یہی
منشور محمدی کیسے مہمات دینی کو حل کرتا ہے۔ اس
قسم کا زر سوائے تائید اسلام کے اور کسی مد مین
خرچ نہ ہوگا اگر کل مسلمان متفق ہوکر اور زر
چندہ اور زر قیمت منشور محمدی سے منشور محمدی
کو امداد پہونچا دین اور خریدار بہم پہونچین تو
دیکہیے گا کہ کیسے کارنمایان ہوتے ہین اگر ایسے
ہی جیسے کہ اب ہے مسلمانون کی عدم توجہی اور
عدم خریداری منشور محمدی رہی تو کہین ایسا
نہ ہووے کہ مثل ضیاء الاسلام دہلی ضمیمہ خیرخواہ
عالم کی یہ سلسلہ بہی بند ہوجاوے اور خدا ایسا
نہ کرے پہر تو اسلام اور اسلامیون کی وہ
خواری و ذلت ہی کہ کہا نہین جا سکتا پس
ضرور اہل اسلام کو متوجہ ہونا ضرور ہے کہ منشور
محمدی کو گہٹنے نہ دین اور نیز ضیاء الاسلام کی
خریدار بہی آمادہ ہوکر جلد جلد درخواست
خریداری ضیاء الاسلام پاس جناب سید میر
حسن صاحب رضوی مہتمم خیرخواہ عالم بہیجین تاکہ
انکا اسلامی سلسلہ وہ بہی پہر قایم کرین اور منشور محمدی
کی مہتمم سے پاس نئی خریدار ردن کی درخواست امید
تاکہ مسلمانون کا اسلامی سلسلہ بند نہ ہوجاوے
ای مسلمانون کچہ بات نہین ہے فقط تمہاری ہمت
کے ہاتہ ہے خیرخواہان و حامیان اسلام اس اشتہار
کو اپنی اپنی اخبارین کئے بار مشتہر فرماکر مورد
ثواب ہوویں۔ فقط۔

راقم ایک غریب ترقی خواہ اسلام نانگل ضلع بجنور کا

بقیہ جواب نور افشان نمبری ۲۶ و ۲۷
جلد ۱۲ مطبوعہ ۱۹ و ۲۶ جون سنہ ۱۸۸۶ء

لارڈ نر صاحب اپنی تفسیر کی جلد ۲ صفحہ ۱۱۹ و ۱۷۰
مین بحوالہ پی پیاس و ایری نیوس لکہتے ہین کہ
متی نے انجیل عبرانی مین لکہی تہی یہودی بیزار
کی واسطہ اوس زمانہ مین کہ جب پولوس و پطرس
روم مین وعظ کرتے تہے پہر اسی تفسیر سے صفحہ
۵۷۴ مین قول ریجن نقل کرتا ہے کہ متی نے
انجیل عبرانی مین یہودی عبریون سے لئے لکہی
پہر اوسی تفسیر سے جلد ۴ صفحہ ۹۵ مین بحوالہ
یوسی بیوس لکہتا ہے کہ متی عبریون سے رخصت
ہوتے ہوے ان کو اک انجیل عبری زبان مین
لکہہ کر دے گیا۔ اور اسی تفسیر سے صفحہ ۱۶۵
مین لکہا ہے کہ متی نے اپنی انجیل عبری زبان
مین شہر یروسلم مین لکہی۔

پہر اوسی تفسیر کی صفحہ ۱۸۰ مین بحوالہ ابی فانیس
لکہتا ہے کہ متی نے عبرانی مین انجیل لکہہ کر وعظ
کیا۔ پہر اسی تفسیر سے صفحہ ۵۰۱ مین لکہا ہے کہ

اگسٹاین لکھتا ہے کہ چار دن انجیل مین سے صرف متی کی انجیل ہی عبری زبان مین ہے اور ایسا ہی اسی تفسیر کی جلد ۵ صفحہ ۱۳ مین قول اسی ڈوڈر کا مطابق قول اگسٹاین کے لکھا ہے۔

پھر اسی تفسیر کی جلد ۴ صفحہ ۳۵۹ مین لکھا ہے کہ کریزاسٹم لکھتا ہے کہ یہودی ایماندار دن کی درخواست سے متی نے اپنی انجیل عبری مین لکھی۔

تفسیر ہنری و اسکاٹ صاحب مین سب گم ہوجانے اس انجیل کا یہ لکھا ہے کہ ابیونی فرقہ جو مسیح کی الوہیت کا منکر ہے اس نسخہ مین تحریف کرتا تہا یہ دسلم کی تباہی مین یہ نسخہ جاتا رہا۔

اور ہارن صاحب اپنی تفسیر کے جلد ۴ مین اُن لوگون کی فہرست لکھتے ہین جو اس انجیل کی عبرانی ہونے کے قایل ہین بلرمن کروبٹیس اگسٹائن لبشپ والٹن۔ لبشپ تاملائن ڈاکٹر کیو ہمنڈ ملّ ہارود اودن کین بل آی۔ کلارک سائمن ملّی من پری ٹیس ڈوپین کامت میکائلس اریٹوس ایرنجز سرل آبی فابنس کریزاسٹم جیروم۔

پس دیکھو تو انجیل متی خاص عبری زبان مین تہی جسکی عبری ہونے کی اک بڑی گروہ علماء کبار عیسائیون کی قائل ہین اور قریب القیاس بہی ہے کہ حضرت مسیح عبری نژاد عبری زبان تہے غالباً کل تعلیم مسیح کی عبری مین ہوگی خصوصاً ان لوگون مین جو عبری ہی جانتے تہے اور رجب حفظ کرتے ہون گے تو عبری ہی مین کرتے ہونگے پس کیا باعث اس کے گم ہوجانے کا ہوا۔ افسوس ہے کہ خاص کلام متی و مسیح کو گم کرکے ایک بیانزجمہ خود بنا کر متی صاحب کے طرف منسوب کر دیا پس اب اہل حق ایسی کتاب سے کسطرح دل لگا سکتا ہے اور دیکھو کہ فرقہ ابیونی و نیوشیرین اور کاتہولک اسی انجیل کی باب اول و دوم کو جعلی الحاقی کہتے ہین۔

اب انجیل مرقس کا حال سنیے کہ مصنف اسکا نہ حواری تہا نہ مسیح کی صحبت تعلیم پائی تہی نہ مسیح کے روبرو عیسائی ہوا تہا بلکہ پطرس حواری سے اصطباغ لیا تہا اسکی انجیل بہی زبان لاطینی مین تہی۔

کاڈنلس بروبنس اور ملرملائن کہتے ہین کہ اسکی انجیل لاطینی مین کچہ تہوڑے کتب خانہ ولنس[۲] مین موجود ہے اور ایک قدیم نسخہ سریانی کی پشت پر لکھا ہوا تہا کہ مرقس نے اپنی انجیل لاطینی مین لکھی۔

اور جیروم اپنے نامہ مین اور وارڈ صاحب اپنے اغلاطنامہ مین بصراحت تمام لکھتے ہین کہ بعض علماء[۳] متقدمین اس انجیل کی آخر باب پر شبہ رکھتے ہی انجیل لوقا کا یہ حال ہے کہ اسکا مصنف بہی نہ حواری ہے نہ مسیح کا صحبت یافتہ نہ مسیح کی ماتہ پر ایمان لایا

[۲] پادری صاحب اپنی چوتہی اور چہٹی نشان کی خبر لین ۱۲
[۳] ولنس نام شہر ۱۲۔ [۴] پادری صاحب پہلا و دوسرا و تیسرا نشان ملاحظہ کریں ۱۲

اور اوسکی قومیت مین اختلاف ہے بعض اوسکو یہودی کہتے ہین اور بعض غیر قوم۔

وارڈ صاحب اپنی اغلاط نامہ مین لکھتے ہین کہ بعض متقدمین علماء کو اسکی انجیل کی باب ۱۱ میسوین اور اول و دوم باب پر شبہ تہا۔

اور فرقہ مارسیونی کی نسخہ مین باب اول و دوم نہین تہی۔

اور حضرت لوتہر صاحب مصلح دین عیسوی اور پیشوا، فرقہ پراٹسٹنٹ کی جس فرقہ مین پادری صاحب بہی داخل ہین بالکل ان تینون اناجیل یعنے متی۔ مرقس۔ لوقا۔ کو ناکارہ و ناقص سمجہتے ہین بہ سبب اس کے کہ ان مین الوہیت مسیح و انبیت مسیح کا اچہا بیان نہین ہے یہ حضرت لکھتے ہین کہ جو کچہ متی۔ مارک۔ لوک۔ نے لکہا ہے اوس سے بہ نسبت نامی پولوس کی اچہی اور پطرس کا خط اور بہی اچہا ہے۔ کیونکہ ان مین عمدہ بیان ہے دیکہو کاتہولک ہرلڈ جلد ۷ مطبوعہ ۱۸۴۴ء صفحہ ۲۰۵۔

دیکہو لوتہر صاحب جو خود پیشوا و امام عیسائیون کے ہین ان تینون انجیل کو ردی بتاتے ہین صرف ایک انجیل یوحنا کو قبول کرکے کہتے ہین کہ انجیل ایک ہونا چاہیے نہ کہ چار۔

اب انجیل یوحنا کو غور کیجئے۔ مارٹن[1] صاحب اپنی تفسیر مین لکھتے ہین کہ فرقہ الوجین جو صدی دوم مین تہا وہ اس انجیل اور کل تصانیف یوحنا سے انکاری ہے۔ اور برشنیڈر کہ بڑا محقق عالم عیسائی ہے کہتا ہے کہ یہ سب انجیل اور نامہ یوحنا کی تصنیف نہین ہین بلکہ شروع صدی دوم مین کسی عیسائی نے خود تصنیف کرکے یوحنا کا نام لکہدیا ہے۔

اور باب ۷ و ۸ کی بعض آیات کو جمہور علماء عیسائی نے جعلی سمجہا ہے۔

گروٹیس کہ یہ بہی بڑا محقق عالم ہے کہتا ہے کہ انجیل یوحنا کی فقط ۲۰ باب تہے اکیسوین باب بعد موت یوحنا کی آفسس کلیسیا نے اپنی طرف سے بڑہا کر داخل کر دیا ہے۔

افسوس ہے کہ ہم کو فرصت نہین ہے ورنہ مفصل حال ان اناجیل کا لکہہ سناتا عاقل کو اتنا ثبوت ان کے غیر الہامی و جعلی ہونے مین کافی ہے باقی جسکو مفصل کیفیت معلوم کرنا ہو وہ کتاب اعجاز عیسوی و ازالۃ الاوہام وغیرہ کو ملاحظہ کرے۔

جب یہ چار اناجیل دین عیسوی کی بنیاد ہین اور ان مین سے دو حواریون اور دو شاگرد حواریون کی تصانیف ہین اور پہر دونون حواریون یعنے متی و یوحنا کی اصلی انجیل گم ہین اور جو اب موجود ہین ان پر بہی ہزارہا شبہات ہین اور غیر حواریون سے انجیل کا

[1] پادری صاحب کو لازم ہے کہ اپنے چہپون نشان کو یہان سے مقابلہ کرین۔ ۱۲۔

بہی حواریون کے انجیل سے زیادہ تر حال خراب ہے۔ تو کس جرأت پر اہل حق کو ان کے قبول کرانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

پادری صاحب اپنے گھر کو نہین دیکھتے اور پہلے آپس مین کل عیسائی ان کی صداقت پر اتفاق نہین کر لیتے اور نے ناحق اہل اسلام کو جو دل و جان سے کتب منزلہ الٰہی پر ایمان رکھتے اور محرفین وجعل سازسے کوسون بہاگتے ہین نشانہ تیر ملامت بناتے ہین۔

اعمال الرسل کی کتاب کو فرقہ مارسیونی اور سوپرینس اور ولنٹی نس وغیرہ رد کرتے ہین اور نامجات پولوس کو بعضون نے مختلف طور سے رد کیا ہے۔ زمانۂ حیر دم مین نامۂ فلپیون کو خانگی چہٹی قابل نکال ڈالنے کے کہتے تہے اکہارن نے دونون نامہ تمہتی اور نامۂ طیطوس کو واجب الرد سمجہا ہے یہ حال کتب مسلمہ کا ہے جن کو کہتے ہین کہ سب مسیحی بالاتفاق مانتے ہین اب سمجہ لو کہ جن کتابون مین خود ہی تضعیف و تجہیل سے قابل ہین ان کا کیا حال ہوگا۔ سہ قیاس کن زگلستان من بہار مرا

انشاء اللہ بشرط خیریت کبہی فرصت کی وقت ایک جداگانہ مبحث کتب عہد عتیق و عہد جدید پیش کرون گا اور پادریون کی جعل سازی کا نقشہ دکہاؤن گا۔

اکسیہو صاحب اپنی کتاب کی تتمہ کی پانچوین باب مین ایک فہرست طولانی کتابون عہد جدید کی جو شروع دین عیسوی مین رواج پا گئی ہین لکہہ کر لکہتا ہے کہ جب شروع دین عیسوی ہی مین ان انجیلون اور ناموں اور مشاہدات کی اسقدر کثرت ہو گئی تہی اور جن کتابون کو ابتک بہی اکثر عیسائی مسلم سمجہتے ہین تو بس اب ہم کس قاعدہ اور کون دلیل سے دریافت کرین کہ یہی کتابین جن کو پراٹسٹنٹ مانتے ہین الہامی ہین اور باقی غیر الہامی اور مشکل پڑتی ہین اس امر کی لحاظ کرنیسے کہ یہ کتابین مسلمہ پراٹسٹنٹ بہی قبل از ایجاد چہاپہ کی قابلیت الحاق و تبدیل رکہتی تہین۔

اب مین کیا عرض کرون اگر پادری صاحب دانا ہین تو سمجہہ جائین اور کبہی کوئی حرف بمقابلہ اہل اسلام ایسا ناقابل نہ لکہین ورنہ زیادہ تر عیسائیون کی جعل سازی کسیوقت مین دکہادی جاویگی۔ فقط۔

راقم وہی غریب نانگل ضلع بجنور کا۔

جواب نور افشان نمبر ۳۸ جلد ۱۲ صفحہ ۳

قولہ یہ بات خوب ثابت ہے کہ ہم سب بنی آدم جو اس دنیا مین ہین ضرور خطاکار گنہگار ہین الخ

اقول یہ آپ کی سمجہ کی غلطی ہے کیونکہ گناہ خلاف شرع ہے اول یوحنا ۳۔ ۴ اور اکثر انسان گناہ سے پاک و صاف ہین اور پابند شرع چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے پیش کرتا ہون

ملاحظہ فرمائے۔ عوص کی سرزمین مین ایوب نامی
ایک شخص تہا اور وہ شخص کامل اور صادق تہا
اور خدا سے ڈرتا اور بدی سے دور رہتا۔
ایوب ۱۔ ۱ و ۸۔ وے دونون خدا کے حضور
راست باز اور خداوند کے سارے حکمون اور
قانون پر بے عیب چلنے والے تہے۔ کیونکہ وہ خداوند
سے حضور بزرگ ہوگا اور نہ مئی اور نہ کوئی نشا
پے گا۔ جیسا اوسنے اپنے پاک نبیون کی معرفت جو
دنیا کے شروع سے ہوتے آئے کہا لوقا ۱۔ ۶ و
۱۵ و ۷۰۔ درس متذکرہ بالا کو غور کیجئے کہ جو اشخاص
خدا سے ڈرین اور بدی سے دور رہین اور اسکے
حضور راست باز اور لفظ پاک کا ان سے شان
مین آوے اور وہ پابند شرع بہی رہین وہ
کیونکر گنہ گار ٹہہر سکتے ہین اور جو باوجود ان
امور کے بہی وہ گنہ گار ٹہہرین تو آپ ہی انصاف
فرمائین کہ پہر بائبل مقدس قابل اعتبار ہو سکتی
ہے ہرگز نہین علاوہ اسکے جب سے آدم کے بہ
باعث سب بنی آدم گنہ گار ہوے تو کیا مسیح کے
سبب سب بے گنہ نہین ہو سکتے اور ہمارے گناہون
کا کفارہ ہے فقط ہمارے گناہون کا نہین بلکہ
تمام دنیا کے گناہون کا ہے اول یوحنا ۲۔ ۲
اب عیسائی بہائیون کو نہ گنہ گار رہنا چاہیے
اور نہ لفظ گنہ لکہنا چاہیے۔ اور لوپیجس نامی
ایک شخص متوطن انگلستان کا ہے جو چوتہے صدی
مین پیدا ہوا تہا اسکا مقولہ ہے کہ آدم فانی پیدا
کیا گیا تہا۔ اگر اوس سے گنہ سرزد نہ ہوتا تو بہی
وہ مرجاتا کیونکہ اوسکی بناوٹ ایسی ہی تہی اور
آدم کا گنہ صرف آدم ہی سے متعلق تہا اوس کی
نسل سے اوس کے گناہ کا کچہ علاقہ نہین ہے۔
قولہ سوائے توریت کے جو موسی نبی کی لکہی
ہوی ہے الخ۔
اقول یہ غلط ہے کیونکہ حضرت موسی کے لکہے
کا کوئی ثبوت آپ کے پاس نہین ہے اگر ہو تو
تحریر کیجئے اگر حضرت موسی کے لکہے ہوے ہوتے
تو اپنے آپ کو بصیغہ غایب نہین لکہتے دیکہو استثنا
۳۲ باب وغیرہ اور نہ حسب قاعدہ مصنف کا
نام درج ہے۔
قولہ لیکن نیک و بد کی شناخت کے درخت سے
ہرگز نہ کہانا جب تو کہائیگا ضرور مرجائیگا الخ۔
اقول اول قول یہ جس کا لکہہ چکا ہون دوسرے
یہ بہی غلط ہے آدم کی عمر ۹۳۰ برس کی ہوی
تب وہ مرگیا۔ پیدایش ۵۔ ۵۔ اور اولاد کے
ورثہ کا ورثہ کا جواب لکہہ چکا ہون دیکہہ لیجئے
اور آدم کی اسی عدول حکمی کے ضمن مین کچہ آپ
سے فروگذاشت ہوگیا وہ مین عرض کرتا ہون
کان لگاکر سنئے۔ اور اونہون نے خداوند خدا
کی آواز جو ٹہنڈے وقت باغ مین پہرتا ہوا
سنی۔ پیدایش ۳۔ ۸ کیون صاحب خدا
کوئی پادری ہوگا جو ٹہنڈے وقت باغ مین
ہوا کہانے آیا تہا۔ اور خداوند خدا نے سانپ

کہا اسواسطے کہ تونے یہ کیا ہے تو مواشیون اور میدان
کے سب جالورون سے ملعون ہوا تو اپنے پیٹ
کے بل چلیگا۔ ۱۴ اسنے عورت سے کہا کہ مین تیرے
حمل مین تیرے درد کو بہت بڑہاؤنگا اور درد
سے تو لڑکے جنیگی اور اپنے خصم کی طرف تیرا شوق
ہوگا اور وہ تجہ پر حکومت کریگا۔ ۱۶ اس جرم
سے سانپ کی سزا پیٹ کے بل چلنے کی مقرر ہوی
اور عورت کی سزا حمل مین درد اور خاوند کی
محکوم ہونا مین آپ کو ایک برس کی مہلت دیتا
ہون کتب مقدسہ سے ثابت کر دیجئے کہ سانپ
قبل اس جرم سے کس طور پر چلتا تہا۔ اور وقت
ولادت سے کیا عورت ہی پر درد زہ موقوف
ہین بہیڑ بکرے گاو وغیرہ جالورون کو بہی ہوتا
ہے بہلا جالورون کو کس جرم مین درد زہ
کی سزا دیگئی ہے مذہب عیسوی مین بڑی بے
انصافی ہے کہ سے موبچہ والا پکڑا جاے اور ہی
والا۔ اور پہر برخلاف اس کے پادری صاحب
کو میم صاحبہ کا محکوم دیکہتے ہین اور بعض عورتین
راستہ چلتے بچہ جن کر اسی وقت کیڑے سے
صاف کر کے چل دیتے ہین ان کو کچہ تکلیف نہین
معلوم ہوتی ہے اور بعض ایک ہفتہ تک درد
زہ سے بلبلاتے ہین۔

قولہ مین کہتا ہون کہ ایک درخت کا پھل بو دین الخ

اقول واہ صاحب یہ مثل آپ نے خوب لکہی اب
حضرت مسیح کو آدم اور حوا جو بانی گنہ تہے اسکی
پودے کیسے بچاؤنگے۔ کیا اب پہر کہوگے کہ سوا ے
مسیح کے کل بنی آدم گنہ گار ہین اور مسیح ہی انجیل
مین پکار پکار کہتے ہین کہ مین ابن آدم ہون اور
آپ کی عقیدہ کے بموجب کل بنی آدم گنہ گار ہین
قولہ لیکن اکثر محمدی اسبات کو نہین مانتے۔ الخ
اقول محمدی کسی نبی کو گنہ گار نہین بتاتے یہ
خصلت نام کے عیسائیون کی ہے۔

قولہ ایک قرآن جو خود محمد صاحب کی تصنیف ہے الخ
اقول کیون جہوٹ بولتے ہو ثابت کر دکہاؤ۔
قول بلکہ اس کے مصنفون نے تو محمد صاحب کا
منہہ بہی نہین دیکہا الخ۔
اقول تو قامرقس اور پولوس مقدس نے بہی
حضرت مسیح کا مونہ نہین دیکہا۔
قولہ دیکہو قرآن کے بہت سے آیتین ہین جو محمد
صاحب کے گنہ گار ہونے پر دال ہین الخ۔
اقول ایسے مقام بتاے۔ نافرمانی والدہ متی
۱۲-۲۷ و ۲۸ جہوٹ یوحنا ۱۲-۱۸ نیک نہین
متی ۱۹-۱۶ و ۱۷۔
قولہ پس کوئی نہین مگر خداوند یسوع مسیح الخ۔
اقول جو عورت سے پیدا ہوا ہے وہ کیونکر پاک
ٹہہرے۔ ایوب ۲۵-۲ مینی پاک ہونا چاہئے۔

راقم عبدالمجید ازانکن۔

بقیہ سوالات سابق

سوال ۴۶ زمین و آسمان بہشت و دوزخ
وحیوانات و نباتات وجمادات ہزارہ عالم

جو ایک صانع بے ہمتا کا نشان بتاتے ہین۔ خدا، صمد
لم یلد ولم یولد کی صنعت و قدرت سے ہے جس سے
اوس یکتا و حدہ لاشریک لہ کا حاضر و ناظر ہونا پایا
جاتا ہے۔ اور اکثر جا بائبل مین اوسی ایک خدا کی
خدائی پر زمین و آسمان وغیرہ مخلوقات سے
استدلال اور ثبوت ہوا ہے لیکن ان پچھلی دو
خداؤنکی جو نمبر شمار مین درج ہوی ہین کوئی مخلوقات
حتی کہ ملخ و مور تک نہین ہے تو پھر کس لئے ان کو
خدا فرض کر لیا گیا ہے۔ اگر حسب زعم تثلیث پرستان
تین ہی خدا ہین تو تینون خدا کی خدائی اور مخلوقات
و قضا و قدر و احکام اوامر و نواہی کا فقط بائبل
سے ہی نشان دیجئے اور جیسے کہ بائبل مین اوس
ایک خدا کی خدائی کا قضا و قدر و خلقت زمین و
آسمان وغیرہ سے ثبوت ہوا ہے اوسی طور سے
ان تینون کی خدائی کا ثبوت دیجئے۔ اور اگر آپ
ثبوت اس قسم کا نہین دیسکتے تو اس عقیدہ کفر
پر لاحول پڑھئے اور پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی دعوت کو کہ بمقابلہ اسی کفر کے ہے
قبول کیجئے اور لا الٰہ الا اللہ کی ضرب سے اپنی دل
کی سنگین بت کو توڑ دیجئے آگے تم جانو تمہارا کام
سوال ۳ے۔ مجیب نے بیان کیا ہے کہ مین اول
خدا باپ پر اعتقاد رکھتا ہون دوسری خدا بیٹے
پر تیسری خدا روح القدس پر۔ اس سے معلوم ہوا
کہ اول خدا باپ ہے دوسرا خدا باپ کے بعد اسکا
بیٹا پھر اس بیٹے کے بعد روح القدس یعنے جب

خدائی سے خدا باپ جدا کیا جاوے یا فنا ہوجاوے
تو اوسکا بیٹا تخت نشین خدائی ہوا اور جب بیٹا بھی
عدم ہو یا تخت سے اتارا جاوے تو روح القدس
تخت خدائی کو رونق بخشے کیونکہ ایک سانہ اور
ایک نمبر مین ان کی خدائی نہین بیان ہوئی اور
یہ بات بعینہ حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی ہم نظیر
ہے کہ اونہون نے اپنی فرزند ارجمند کو اپنی بعد
اپنے سے دوسرے نمبر پر ولی عہد کیا ہے فرق اس
مین اور اوس مین اتنا ہے کہ یہان تین نمبر پر
ولی عہدی ہے اور وہان دو تک یا یہان خدائی
کی ولی عہدی ہے اور وہان شاہی کی لہذا خدا
باپ کی خدائی ابدی و ازلی و غیر فانی نہین بلکہ
اوسکی دوسری نمبر پر خدا بیٹا تخت خدائی پر
جلوہ گر ہوگا یا ہولیا۔
اور پھر اس بیٹے کی خدائی بھی فانی ہے البتہ تیسرے
نمبر یعنے روح القدس کی خدائی اگرچہ آخری ہے
ابدی اور غیر فانی معلوم ہوتی ہے کہ پھر کوئی
خدا مجیب نے اپنے اعتقادمین نہین بتایا واہ کیا اچھی
اور کیا اچھی بندہ ہین قطع نظر اعتراضات بالا کے
ہم دریافت کیا چاہتے ہین کہ اس وقت ان تینون
خداؤن مین سے کسکا نمبر کہلا ہوا ہے اور کون
تخت خدائی پر حکمران ہے۔
سوال ۴ے۔ اس سوال کلیسا کے جواب مین
مجیب نے بیان کیا ہے کہ روح القدس خدا کی جانب
پیدہ لوگون کو پاک کرتا ہے سو ہم دریافت کرتا

ہین کہ روح القدس نے مسیح کو بہی پاک کیا ہے یا
نہین۔ اگر پاک کیا ہے تو معاذ اللہ مسیح پہلے ناپاک
تہے اس صورت مین ناپاک کیونکر خدا ہوا۔ اور
جبکہ مسیح کو روح القدس نے پاک کیا تو روح القدس
مسیح سے قدوس اور ربی ٹہرے اسلئے مسیح کا
درجہ دوم پر خدا قایم کرنا بالکل غلط بلکہ درجہ
دوم کا روح القدس ہونا چاہیے جس نے مسیح
کو پاک کرکے معاذ اللہ درجہ خدائی پر پہونچایا
اور اگر روح القدس نے مسیح کو پاک نہین کیا
تو کیا اب تک مسیح ناپاک ہین کیونکہ بغیر روح القدس
کی پاک کئے کوئی پاک نہین ہوتا۔ یہ وہ پیچ کی
بات ہے کہ اسکا جواب تمام جہان کی پادریون
سے غیر ممکن ہے۔

اگر یون کہوگے کہ مسیح علیہ السلام خود پاک تہے
تو مین کہونگا کہ اگر مسیح خود پاک ہوتے تو شیطان
سے کیون آزمائے جاتے اور حضرت یحیی علیہ السلام
سے ہاتہ پر کیون توبہ کرتے اور ان سے مرید
ہونے کی کیا ضرورت تہی۔ جب مسیح علیہ السلام
یحیی علیہ السلام سے مرید ہوے اور اصطباغ پایا
تب دیکہو ان پر روح القدس نازل ہوا۔

سوال ۴۹۔ متی ۷ باب ۱۔ عیب نہ لگاؤ
کہ تم پر بہی عیب نہ لگایا جاوے۔ ۲ کیونکہ
جس طرح تم عیب لگاتے ہو اسی طرح تم پر بہی
عیب لگایا جاویگا۔ اور جس پیمانہ سے تم ناپتے
ہو اوسی سے تمہارے واسطے ناپا جاویگا۔

۵۔ ای ریاکار پہلی کاشتری کو اپنے آنکہ سے نکال
تب اوس تنکے کو اپنی بہائی کی آنکہہ سے اچہی طرح
دیکہہ سکیگا۔ ۱۲ پس جو کچہ تم چاہتے
ہو کہ لوگ تمہارے ساتہ کرین ویسا تم بہی ان کے
ساتہ کرو کیونکہ توریت اور نبیون کا خلاصہ
یہی ہے۔

یہ آیتین بہت راست اور حق ہین اگر ان پر عمل
کیا جاوے تو خوبی اور نیوئی روے زمین
سے گم ہوجاوے مگر مسیحیان زمانہ اس مسلک و طریق
کی پیرو بالکل نہین بلکہ اس کے برخلاف شب و روز
عیب جوئی پر کمربستہ ہین اور سوائے عیب جوئی
ناحق و نکتہ چینی خلاف درایت اور کوئی کام ہی
نہین یعنے مذہب حق اسلام پر جو ہر ایک عیوب و
سقم سے مبرا ہے طعنہ زنی کرنا اور بانی اسلام
کی شان مین کلمات لاطائل و ناگفتنی و خلاف ادب
ادب بکنا اور اپنی مقتداؤن کی عیوب و کذب
وافترا و بے دینی پر خیال نہ کرنا سراسر انجیل
مقدس اور مسیح علیہ السلام سے انحراف کرنا ہے
پس دعوی داران دین عیسوی کی خدمت مین
التماس ہے کہ ای حضرات پیشتر اپنے اصول یعنے تثلیث
و کفارہ و صلیب کے عیوب کو جو علماء اسلام نے
عقلاً و نقلاً ثابت کر دیے ہین اور اپنی پیشوایان
مثل پطرس و پولوس وغیرہ کے شیطنیت و گمراہی
و بد اعتقادی کو کہ انجیل سے ثابت ہے رفع کیجئے
اور پہر چشم تعصب سے نہین بلکہ چشم انصاف و حق بین

سے اسلام کو ملاحظہ فرمائے تم لوگون کو دینداری
کما الشمس فی النہار روشن ہو جائیگی اگر ایسا ہوگا
تو ہمارا تمہارا قضیہ ہی فیصل ہو جاویگا۔ اور حقیقت
اسلام کی تم کو بھی فوراً دریافت ہو جاویگی اور
اگر بدون دور کرنے اپنے عیوب سے اسلام کی عیب
گیری خطیانہ اور ملحدانہ طور سے کرتے ہو تو یہ
راستہ سیدھا جہنم اور اسفل السافلین کو جاتا ہے
آپ آنکھہ بند کئے چلے جائے ہمارا ہی کیا حرج ہے
مصرعہ۔ بر رسولان بلاغ باشد وبس۔
منصف لوگ جواب دیوین کہ ہم سچہ کہتے ہین یا غلط
ہم اپنی طرف سے نہین کہتے بلکہ مسیح کی الہام سے
کہتے ہین بولو کہ یہ کلام الہی ہے کہ نہین۔
مسیح علیہ السلام نے کیا ہی عمدہ نصیحت حق شناسی
کی فرمائی تہی مگر افسوس کہ مسیحی نہین مانتے اور
تمام قوت علمی و مالی صرف مسیح کی نافرمانی پر صرف
کرتے ہین خدا ایسے نافرمانون سے امت محمدؐ کو
محفوظ رکھے اور پادریون کو ہدایت کرے آمین

سوال ۵۔ متی، باب ۷۔ پر جہوٹے نبیون
سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑ کی لباس
مین آتے پر باطن مین پھاڑنے والے بھیڑیے ہین
۱۶۔ تم اونہین ان کے پھلون سے پہچانوگے
کیا کانٹون سے انگور یا اونٹ کٹارون سے
انجیر توڑتے ہین۔ ۱۷۔ اوسی طرح ہر ایک اچھا
درخت اچھے پھل لاتا اور برا درخت برے پھل
لاتا ہے۔ ۱۸۔ اچھا درخت برے پھل نہین لاسکتا
نہ برا درخت اچھے پھل لاسکتا ۱۹۔ ہر ایک درخت
جو اچھے پھل نہین لاتا کاٹا اور آگ مین ڈالا جاتا
ہے ۲۰۔ پس ان کی پھلون سے تم اونہین
پہچانوگی

ان آیات سے بموجب پطرس و پولوس وغیرہ
شاگردان مسیح کی رسالت و انوان و قول اور
ہوا کہانتی نظر آتی ہے خصوصاً جب پولوس
کی اصل حقیقت پر غور کرتے ہین تو پولوس
ایک بہت ہی برا درخت معلوم ہوتا ہے
ایسا کہ کاٹا اور آگ مین ڈالا جاوے۔
اور واقعی جہوٹے نبی قتل بھی ہوئے
اور جلائے بھی گئے۔ اعمال الرسل کی کتاب
سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص یہودی
مذہب اصل دشمن مسیح علیہ السلام کا ہے
کہ باعث بغض و عناد مسیح کے ہزارون
دوستداران مسیح کو عمداً انواع انواع
کی عذاب اور تکالیف مین مبتلا رکھا
اور عرصہ دراز تک اوسی کد و کاوش
مین ہمہ تن مصروف رہا یہان تک کہ
سردار کاہن سے ایک سند اس طور
کی حاصل کی کہ عیسائیون کو جس حیلہ
و تدبیر سے ہو سکے قتل و اسیر کرتا
رہے۔

باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف سے باہتمام چھپا۔